سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اہم ترین تصنیف

خصائصِ کبریٰ

از

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

راجہ رشید محمود، ایم اے

سید حامد لطیف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اہم ترین تصنیف

خصائصِ کبریٰ

حضرت علّامہ جلال الدّین سیوطی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

راجہ رشید محمود، ایم اے

سید حامد لطیف

نظرِ ثانی و تہذیب

محمد عالم مختار حق

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

نام کتاب ---------- الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ

مصنف ---------- علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

مطبع ---------- رومی پرنٹرز لاہور

ناشر ---------- حامد اینڈ کمپنی ۳۸ اردو بازار لاہور

حواشی وتخریج آیات ---------- محمد عالم مختار حق

قیمت ---------- مکمل سیٹ روپے

تصحیح واضافہ شدہ ایڈیشن ---- دسمبر ۱۹۸۹ء

تقسیم کار

فرید بک سٹال ۳۸-اردو بازار، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت کہ آپؐ کی تخلیق اور آپؐ کی نبوت تمام انبیاءؑ کی تخلیق اور نبوت پر مقدم ہے اور عہدِ الست میں سب سے پہلے آپؐ نے بلیٰ فرمایا ہے

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے اپنی کتاب "الدلائل" میں قتادہ حسن اور ابوہریرہؓ سے طرق متعددہ یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ (۳۳:۷)" الآیہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاءؑ سے پہلے پیدا فرمایا اور سب کے آخر میں معبوث فرمایا۔ اسی لیے خدا نے مجھ سے میثاق بھی سب سے پہلے لیا ہے۔

ابوسہل قطان نے اپنی "امالی" میں سہل بن صالح ہمدانی سے روایت کیا ہے۔ کہ انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ سے کیونکر مقدم ہو گئے جبکہ آپؐ سب کے آخر میں معبوث ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کی پیٹھ سے ان کی تمام نسلیں پیدا فرمائیں۔ تو ان سب سے گواہی لی۔ کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ اس پر سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے "بلیٰ" (کیوں نہیں) کہا۔ اس لیے آپؐ تمام انبیاءؑ پر مقدم ہیں۔ اگرچہ آپؐ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی ہے۔

احمد، بخاری (اپنی تاریخ میں) طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابونعیم میسرۃ الفجر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپؐ کب نبی بنائے گئے۔ آپؐ نے فرمایا جب آدم روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔

احمد، حاکم اور بیہقی عرباض بن ساریہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے یہاں ام الکتاب میں اس وقت نبی تھا۔ جب آدمؑ مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔

حاکم، بیہقی اور ابونعیم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس وقت نبی مقرر کیا گیا۔ فرمایا: اس وقت جب آدمؑ پیدائش اور نفخ روح کے درمیانی مرحلے میں تھے۔

ابونعیم صنابحی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے آپؐ سے استفسار فرمایا کہ آپ کس وقت نبی بنائے گئے۔ فرمایا، اس وقت جب آدمؑ مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔ (یہ حدیث مرسل ہے)

ابن سعد ابن ابی الجدعاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ کب نبی بنائے گئے۔ فرمایا اس وقت جب آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے۔

Marfat.com

ابن سعد مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ آپؐ کب نبی بنائے گئے؟ فرمایا، آدمؑ جسم اور روح کی درمیانی حالت میں تھے۔ جب مجھ سے یثاق لیا گیا۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکو کس وقت نبوت دی گئی فرمایا جب کہ آدم روح وجسد کے درمیان تھے جس وقت کہ مجھ سے میثاق لیا گیا۔

طبرانی اور ابونعیم ابومریم غسانی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بتایا کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ آپؐ کی نبوت سے قبل کیا باتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ فرمایا، مجھ سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا۔ جیسا کہ اس نے تمام انبیاء سے میثاق لیا ہے، ابراہیمؑ نے میری آمد کی دعا فرمائی۔ عیسیٰؑ نے میری آمد کی بشارت دی۔ (اور میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک چراغ طلوع ہوا۔ جس کی روشنی سے شام کے محل تک چمک اٹھے۔)

فائدہ

شیخ تقی الدین سبکیؒ اپنی ایک تصنیف میں اس (لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (۳: ۸۱)) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت شان بیان کی گئی ہے۔ اور اس جانب اشارہ کیا گیا کہ اگر آپؐ گزشتہ انبیاء کے زمانے میں مبعوث ہوتے تو آپؐ ان انبیاء کے بھی نبی ورسول ہوتے۔ کیونکہ آپؐ کی نبوت ورسالت تمام زمانوں اور تمام مخلوقات پر محیط اور شامل ہے۔ اسی لیے آپؐ نے فرمایا۔ "میں تمام مخلوقات کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" اس تمام مخلوقات کی تعبیر میں صرف آئندہ آنے والی مخلوقات ہی نہیں بلکہ گزشتہ بھی مخلوقات شامل ہیں۔ جبھی تو فرمایا کہ "میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح وجسم کے درمیان تھے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کا کہ "میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح وجسم کے درمیان تھے" کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے علم میں اس وقت بھی نبی تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم تو تمام اشیاء اور تمام واقعات کو محیط ہے۔ خلق آدم سے پہلے آپؐ کی نبوت کا بطور خاص تذکرہ صرف علم الٰہی کے بیان کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ بتاتا ہے کہ اس وقت آپؐ کی نبوت متحقق ہو چکی تھی اور یہی وجہ ہے کہ آدمؑ نے عرش پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے علم میں آئندہ نبی بننے والے تھے۔ تو یہ صرف آپؐ کی خصوصیت نہیں بلکہ تمام انبیاء ہی خدا کے علم کے مطابق آئندہ نبی بننے والے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ آپؐ کی خصوصیت تھی کہ آپؐ کو تمام انبیاء سے پہلے مقام نبوت پر سرفراز کیا گیا۔ پھر اس خصوصیت کا اہمیت کے ساتھ اعلان کیا گیا تاکہ آپؐ کی امت آپؐ کے مقام بلند سے روشناس ہو جائے۔ اور یہ امت کے لیے خیر وبرکت کا باعث ہو۔

اگر آپ کہیں کہ نبوت ایک ایسی صفت ہے جسکے موصوف کا موجود ہونا ضروری ہے پھر نبوت کے لیے چالیس سال کی عمر متعین ہے۔ تو پھر کس طرح آپ اپنی بعثت سے پہلے ہی نبی بنا دیئے گئے۔ جبکہ اس وقت نہ آپؐ پیدا ہوئے تھے اور نہ مبعوث کیے گئے تھے۔

Marfat.com

میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اجسام کی تخلیق سے پہلے ارواح کو تخلیق فرمایا ہے اس لیے حدیث مذکور میں اشارہ جناب نبی کریمؐ کی روح مبارکہ یا آپؐ کی حقیقت کی جانب ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حقائق ازل میں پیدا فرما دیئے اور جب چاہتا ہے ان میں سے کسی حقیقت کو عالم ظاہر اور وجود میں لے آتا ہے۔ ان حقائق کے کلی ادراک سے ہماری عقلیں عاجز ہیں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی تمام حقائق سے واقف ہیں یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی روشنی سے حقائق تک پہنچنے کی استطاعت عطا فرما دی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت مبارکہ حضرت آدمؑ کی تخلیق سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دی اور آپؐ کو نبوت کے وصف سے سرفراز فرما دیا۔ اس لیے آپؐ اسی وقت نبی ہو گئے۔ عرش پر آپؐ کا نام گرامی لکھا گیا اور فرشتوں کو اور تمام مخلوقات کو اللہ کے یہاں آپؐ کے مقام بلند سے واقف کرا دیا گیا! اگرچہ آپؐ جسمانی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تمام اوصاف اور خصوصیات کے ساتھ اس دنیا میں بعد میں تشریف لائے۔ آپؐ بعثت اور تبلیغ اور آپؐ کی ذات نبوت کے عالم ظاہر میں اہل ہونے کے لحاظ سے آپؐ بیشک متاخر ہیں مگر جہاں تک آپؐ کی حقیقت مبارکہ کا تعلق ہے اور آپؐ کو کتاب نبوت اور حکم عطا ہونے کا تعلق ہے۔ آپؐ اس لحاظ سے تخلیق آدمؑ سے بھی مقدم ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کائنات میں جو بھی واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ازل سے ان سے واقف ہوتا ہے اور ہمیں اس کا علم عقلی اور شرعی دلائل سے ہوتا ہے۔ اور عام لوگوں کو اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ واقعہ ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ جیسے لوگوں کو جناب نبی کریمؐ کی نبوت کا اس وقت علم ہوا جب آپؐ پر قرآن نازل ہونا شروع ہو گیا اور جبریل امینؑ آپؐ کے پاس آنے لگے۔

نزول قرآن خدا تعالیٰ کے ان افعال میں سے ہے جو کسی مخصوص مقام پر خدا کی قدرت، ارادے اور اختیار کے ساتھ وابستہ ہو اس کے دو مرتبے ہیں۔ مرتبہ اول تو لوگوں کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور مرتبہ دوم وہ ہوتا ہے جس میں اس محل اور مقام کو خدا کے اس فعل سے کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس کمال کا علم مخلوقات کو نہ ہو سکے۔ بلکہ ہمیں اس کمال کا علم خبر صادق کے ذریعے ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ چونکہ تمام مخلوقات میں بہترین مخلوق ہیں اس لیے آپؐ ساری مخلوق میں سب سے زیادہ باکمال اور سب سے زیادہ برگزیدہ ہیں۔ خبر صحیح سے ہمیں معلوم ہے کہ نبی کریمؐ کو کمال نبوت اور کمال انسانیت کا مقام حضرت آدمؑ کی تخلیق سے پہلے ہی عطا ہو گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خلق آدمؑ سے پہلے ہی تمام انبیاءؑ کی ارواح مبارکہ سے آپؐ کے بارے میں عہد لیا تھا کہ "وہ سب آپؐ پر ایمان لائیں گے اور آپؐ کی مدد کریں گے۔" تاکہ تمام انبیاءؑ کو معلوم ہو جائے کہ آپؐ سب پر مقدم اور سب سے افضل ہیں۔ اور آپؐ انبیاءؑ کے لیے بھی اسی طرح نبی اور رسول ہیں جس طرح تمام انسانوں کے لیے ہیں اس لیے (لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ) میں لام قسم لایا گیا ہے۔

Marfat.com

علمی نکتہ

تمام انبیاءؑ سے نبی کریمؐ پر ایمان کی نصرت کا جو وعدہ لیا گیا

وہ ایسا ہے جیسے خلافت کے لیے بیعت لی جاتی ہے

یہ میثاق ایسا ہے جیسے خلفاء کے لیے بیعت لی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے خلفاء کے لیے بیعت کا طریقہ بھی اسی میثاق سے ماخوذ ہو۔ ذرا نبی کریمؐ کی اس عظمت شان کا اندازہ کیجئے جو آپؐ کی پروردگار کے یہاں ہے۔ آپؐ تمام انبیاءؑ کے نبی ہیں۔ چنانچہ روز قیامت تمام رسول آپؐ کے جھنڈے تلے ہوں گے، اور شب معراج میں بھی تمام انبیاءؑ نے آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگر آپؐ آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے زمانے میں تشریف لاتے تو ان انبیاءؑ پر آپؐ کی اتباع اور آپؐ پر ایمان اسی طرح ضروری ہوتا جیسے ان کی امتوں پر ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ سے عہد و میثاق لیا۔ اس لیے تمام انبیاءؑ کے لیے آپؐ کی نبوت و رسالت کو تسلیم کرنا لازمی ہے۔ صرف ان انبیاءؑ اور آپؐ کی ذات کا ایک زمانے میں ہونا باقی رہا۔ مگر آپؐ کے آخری زمانے میں تشریف لانے سے اس وصفی اقتضاء میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

دو باتیں ہیں۔ ایک تو کوئی کام اس وجہ سے نہ ہو، کہ اس کام کا محل موجود نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ فاعل سرے سے کام کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔ ان دونوں باتوں کے درمیان ایک عظیم فرق ہے لہٰذا اس جگہ نہ تو فاعل کی جہت سے توقف ہے نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ شریفہ کی جہت سے توقف ہے بلکہ وجود زمانہ کی جہت سے کہ وہ فعل اس کے متعلق موقوف ہے اسی لیے فرمایا گیا کہ اگر آپؐ ان انبیاءؑ کے زمانے میں تشریف لاتے تو ان پر آپؐ کی اتباع لازم ہوتی چنانچہ جب آخری زمانے میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو وہ بدستور نبی بھی ہوں گے اور آپؐ کی شریعت کو بھی جاری اور نافذ فرمائیں گے۔ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ جب آخری زمانے میں تشریف لائیں گے تو اس وقت نبی نہیں ہوں گے بلکہ آپؐ کے امتی ہوں گے، بیشک امتی ہوں گے مگر امتی ہونا حضرت عیسیٰؑ کے نبی ہونے سے متعارض نہیں ہے جیسا کہ بیان ہو چکا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سابق انبیاءؑ کے زمانے میں مبعوث ہوتے تو ان پر آپؐ کی اتباع واجب ہوتی۔ اور وہ بدستور نبی بھی رہتے، کیونکہ جناب نبی کریمؐ کی نبوت تمام انبیاء کی نبوتوں کی جامع اور ان سب پر محیط ہے۔ تمام انبیاءؑ کی شریعتیں بھی بنیادی اصولوں میں آپؐ کی شریعت کے مطابق ہیں۔ اگر کہیں جزوی اور فروعی اختلاف ہے تو اس کی صورت یا تو تخصیص کی ہے یا نسخ کی۔ یا تخصیص اور نسخ دونوں ہی نہیں بلکہ یہ کہیے

Marfat.com

کہ جس وقت جس نبیؑ کی شریعت آئی۔ اس وقت گویا وہ آپؐ ہی کی شریعت تھی! اور اس وقت اس کی صورت اس دور اور زمانے کے مطابق تھی اور جو شریعت آپؐ بذات خود دے کر آئے وہ آپؐ کی اپنی اُمت کے مزاج کے مطابق ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے دو حدیثوں کے معنی سمجھ میں آ گئے۔ پہلی حدیث یہ کہ "میں تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں" اس کے معنی یہ سمجھے جاتے تھے کہ آپؐ اگلے تمام انسانوں کے لیے ہیں۔ مگر تشریح بالا سے واضح ہوا کہ آپؐ اگلے پچھلے تمام انسانوں کے لیے نبیؐ ہیں۔ دوسری حدیث آپؐ کا یہ فرمان کہ "میں اس وقت نبی تھا جب آدمؑ روح اور جسد کے درمیان تھے" اس کا مفہوم یہ خیال کیا گیا کہ اس سے علم الٰہی مراد ہے۔ مگر مندرجہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ آپؐ کا آخر زمانے میں مبعوث ہونا انسانیت کی اہلیت کی بنیاد پر ہے۔ کہ جب انسانیت آپؐ کے احکام کے اتباع کی اہل ہوئی، اس وقت آپ مبعوث ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ اہلیت وجود میں آ جاتی تو آپؐ پہلے ہی مبعوث ہو جاتے۔ یہ بات محل کی مناسبت سے ہے کہ جب انسانؑ آپؐ کے پیغام کو سننے اور آپؐ کی شریعت کی اتباع پر قادر ہوئے جب آپؐ کو مبعوث فرمایا گیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص کسی کو اپنی بیٹی کی شادی کے لیے وکیل بنائے۔ تو یہ عمل درست ہے اور اس شخص کا وکیل بننا بھی صحیح ہے مگر یہ ذمہ داری اسی وقت پوری ہو گی جب کفو ملے گا اور جب دیگر ضروری لوازمات مکمل ہوں گے، اس وجہ سے اگر شادی میں تاخیر ہو تو وکیل کی وکالت میں کوئی فرق نہیں آتا۔" (تقی الدین سبکی کا بیان ختم ہوا)

باب ۲

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپ کا اسمِ مبارک اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عرش پر اور سارے "ملکوت" پر لکھا ہوا ہے

حاکم، بیہقی، نے اور طبرانی نے اپنی کتاب "الصغیر" میں اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حضرت آدمؑ سے لغزش ہو گئی تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ پروردگار آپ حضرت محمدؐ کے طفیل میری مغفرت فرما دیجیے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے آدمؑ تم نے محمدؐ کو کیسے پہچانا؟ کہنے لگے جب آپ نے مجھے اپنے دست مبارک سے خلق فرمایا۔ اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اس سے میں نے سمجھا کہ تو اپنے اسم مبارک کے ساتھ اسی کے نام کو ملا سکتا ہے جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدمؑ، تم نے سچ کہا۔ اگر محمدؐ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔

Marfat.com